34854 ـ كيا الله تعالى كو نسيان (بهولنے) كي صفت سے موصوف كيا جا سكتا ہے

سوال

كيا الله تعالى كو نسيان كي صفت سے موصوف كيا جا سكتا ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

الحمدلله:

نسيان كے دو معنى ہيں:

پہلا معنى: كسي معلوم چيز كو بهول جانا اور غافل ہو جانا اس كي مثال مندرجه ذيل فرمان باري تعالى ميں ہے:

اے ہمارے رب اگر ہم بهول گئے ہوں يا خطا كي ہو تو ہميں نه پكڑنا البقرة (286)

اور اسى طرح رب ذو الجلال كا يه بهى فرمان ہے:

ہم نے آدم عليه السلام كو پہلے ہى تاكيدي حكم دے ديا تها ليكن وه بهول گيا اور ہم نے اس ميں كوئي عزم نہيں پايا طه (115)

دونوں قولوں ميں سے ايك قول كے مطابق.

اور اسى طرح نبى كريم صلى الله عليه وسلم كا فرمان ہے كه:

" ميں تو صرف تم جيسا ہى بشر ہوں جس طرح تم بهول جاتے ہو ميں بهى بهول جاتا ہوں، لهذا اگر ميں بهول جاؤں تو مجهے ياد دلا ديا كرو "

نسيان كا يه معنى الله تعالى كي ذات ميں عقلى اور سمعى دونوں دليلوں كے اعتبار سے نہيں پايا جاتا.

سمعى دليل يه ہے كه الله تعالى نے موسى عليه السلام متعلق فرمايا:

اس نے جواب ديا ان كا علم ميرے الله كے ہاں كتاب ميں موجود ہے، نه تو ميرا رب غلطى كرتا ہے اور نه بهولتا ہے

طہ (52)

اور عقلی دلیل یہ ہے کہ: نسیان اور بھول نقص ہے اور اللہ تعالی نقائص سے مبرا و منزہ اور کمال کےساتھ موصوف ہے جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

اور اللہ تعالی کے لئے ہی اچھی اچھی مثالیں ہیں اور وہ غالب و حکمت والا ہے النحل (60)

لھذا اس بنا پر کسي بھي حال میں اللہ تعالی کو نسیان کے وصف سے موصوف کرنا جائز نہیں ہے.

نسیان کا دوسرا معنی:

ترك عن العلم و عمد، یعنی علم ہونے کے باوجود اسے ترك کرنا اس کي مثال مندرجہ ذیل فرمان باری تعالی ہے:

پھر جب وہ ان چیزوں کو بھولے رہے جن کی ان کو نصیحت کي جاتی تھی تو ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کشادہ کردیے الانعام (44)

اور اسی طرح اللہ عزوجل کا یہ بھی فرمان ہے:

ہم نے آدم علیہ السلام کو پہلے ہی تاکیدي حکم دے دیا تھا لیکن وہ بھول گیا اور ہم نے اس میں کوئي عزم نہیں پایا طہ (115)

اس آیت کي تفسیر میں دوسرے قول کے مطابق.

اور اسي طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا گھوڑے والوں کے متعلق فرمان ہے:

" اور وہ شخص جس نے اس گھوڑے کو غناء اور تعفف کی بنا پر پالا اور اس میں سواری اور گردن کا اللہ تعالی کے حق کو نہ بھولا تو اسی طرح وہ بھی اس کے لئے بچاؤ ہوگا "

لھذا نسیان کا یہ معنی اللہ تعالی کے لئے ثابت ہے: جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

اب تم اپنے اس دن کي ملاقات کے فراموش کر دینے کا مزہ چکھو، ہم نے بھی تمہیں بھلا دیا السجدۃ (14)

اور منافقین کے بارہ میں اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

انہوں نے اللہ تعالی کو بھلا دیا تو اللہ تعالی نے انہیں بھلا دیا، بلا شبہ منافق ہی فاسق ہیں التوبۃ (67)

اور صحیح مسلم شریف کتاب الزھد و الرقائق میںابو ہریرہ رضي اللہ تعالی عنہ سے حدیث مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کي اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا روز قیامت ہم اپنے رب کو دیکھیں گے؟

اور اس پوري حدیث کو ذکر کیا ہے جس میں ہے.

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اللہ تعالی اپنے بندے سے ملے گا اور اسے کہےگا: کیا تجھے یقین تھا کہ تیری مجھ سے ملاقات ہو گی؟ تو وہ بندہ جواب میں کہےگا: نہیں، تو اللہ تعالی فرمائےگا: میں نے بھی اسی طرح تجھے بھلا دیا جس طرح تو نے مجھے بھلا دیا تھا "

اللہ تعالی کا کسي چیز کو ترک کردینا اس کی صفات فعلیہ میں سے ایك فعلی صفت ہے جو اللہ تعالی کي مشیئت کے مطابق واقع ہوتی اور اس کي حکمت کے تابع ہے، اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور اس نے انہیں اندھیروں میں چھوڑ دیا وہ کچھ نہیں دیکھتے البقرۃ (17)

اور ایك دوسرے مقام پر کچھ اس طرح فرمایا:

اور اس دن ہم انہیں آپس میں ایك دوسرے میں گڈ مڈ ہوتے ہوئے چھوڑ دیں گے الکھف (99)

اور ایك مقام پر اللہ تعالی نے فرمایا:

اور البتہ ہم نے اس بستی کو صریح عبرت کي نشانی بنا دیاالعنکبوت (35)

ترك کرنے اور اللہ تعالی کي مشیئت کے متعلقہ دوسرے افعال کي نصوص اور دلائل بہت زیادہ اور معلوم بھي ہیں، جو اس کي کمال قدرت اور اس کي طاقت اور سلطان پر دلالت کرتے ہیں، اور ان افعال کو عملی جامہ پہنانے میں اللہ سبحانہ وتعالی کسي بھی مخلوق سے مماثلت نہیں رکھتا اگرچہ مخلوق اصلا معنی میں شامل ہی کیوں نہ ہو، جیسا کہ اہل سنت والجماعات کا طریقہ اور عقیدہ ہے . اھ